# Marking Scheme
## CBSE Sample Question Paper
## Class - X
## Course - A

Total Marks : 80 — کل نشانات: 80

(حصہ : الف)

1۔ درج ذیل غیر درسی اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق متبادل جوابات سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔ [5]

جواب: (i) (c) 9/ جنوری 1998 (1)

(ii) (d) وائس چانسلر (1)

(iii) (d) وائس چانسلر (1)

(iv) (a) 1996ء (1)

(v) (d) ریاست تلنگانہ کی راجدھانی حیدرآباد میں (1)

2۔ درج ذیل شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق متبادل جوابات سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔ [5]

جواب: (i) (c) جگنو کی (1)

(ii) (b) پھولوں کی انجمن میں (1)

(iii) (b) پروانہ (1)

(iv) (d) مہتاب کی کرن میں (1)

(v) (c) جگنو کو (1)

(حصہ : ب)

3۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر تفصیلی مضمون لکھیے۔ [10]

جواب: (i) ہندوستان کا تعلیمی نظام:

(a) تعارف وتمہید (2)

(b) نفس مضمون (4)

(c) اندازِ بیان (2)

(d) اختتام (2)

جواب (ii) انٹرنٹ کے فوائد اور نقصانات:

(a) تعارف و تمہید (2)

(b) نفسِ مضمون (4)

(c) اندازِ بیان (2)

(d) اختتام (2)

جواب (iii) عیدالفطر

(a) تعارف و تمہید (2)

(b) نفسِ مضمون (4)

(c) اندازِ بیان (2)

(d) اختتام (2)

جواب (iv) ہمارا اسکول

(a) تعارف و تمہید (2)

(b) نفسِ مضمون (4)

(c) اندازِ بیان (2)

(d) اختتام (2)

4۔ اپنے والد صاحب کے نام ایک لکھ کر امتحانات کی تیاری کا ذکر کیجئے۔ [**6**]

جواب: (a) پتہ (1)

(b) القاب و آداب (1)

(c) نفسِ مضمون (3)

(d) اختتام (1)

( یا )

میونسپل کمشنر کے نام درخواست لکھ کر بتایئے کہ آپ کے علاقے میں بہت گندگی پھیلی ہوئی ہے اور صفائی کی ضرورت ہے۔

جواب: (a) پتہ (1)

(b) القاب وآداب (1)

(c) نفس مضمون (3)

(d) اختتام (1)

5۔ کسی دو محاوروں کے معنی اور جملوں میں استعمال [2]

(i) ہوا سے باتیں کرنا۔ تیز رفتار ہونا۔ حامد کا گھوڑا ہوا سے باتیں کرتا ہے۔ (1+1)

(ii) جان میں جان آنا۔ اطمینان پانا۔ اندھیری گلی میں ابّو کو دیکھ کر جان میں جان آئی۔ (1+1)

(iii) سر آنکھوں پر بٹھانا۔ قدر کرنا۔ محمود نے ایاز کو سر آنکھوں پر بٹھایا تھا۔ (1+1)

(iv) ہاں میں ہاں ملانا۔ بات ماننا۔ کریم نے استاد کی ہاں میں ہاں ملائی۔ (1+1)

6۔ (i) صنعت ''حسن تعلیل'' کی تعریف: [6]

کلام میں کسی بات کا وہ سبب بیان کرنا جو اس کا اصل سبب نہ ہو، وہ حسن تعلیل کہلاتا ہے۔ (2)

مثال:

کسی باعث دایہ طفل کو افیون دیتی ہے (1)

کہ یہ ہو جائے آشنا تلخیٔ دوراں سے

(ii) صنعت تضاد: اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں ایسے الفاظ کا استعمال ہو جو ایک دوسرے کے ضد ہوں۔ (2)

ادھر چلن ہے ادھر غم سے جوش رقت ہے

تضاد، دیدہ و دل میں ہے آگ پانی کا اس شعر میں صنعت تضاد استعمال کی گئی ہے۔ (1)

7۔ درج ذیل اقتباسات کو غور سے پڑھئے اور متعلقہ سوالوں کے متبادل جوابوں میں سے صحیح جواب لکھئے۔ [5+5]

جواب: (i) (c) بھولا (1)

(ii) (c) راجندر سنگھ بیدی (1)

(iii) (c) مایا کے کسی عزیز یا رشتہ دار کی آمد (1)

(iv) (c) اس کی حفاظت اور رکھشا کرنے کا (1)

(v) (b) افسانہ (1)

(ب)

(i) (c) اشتہارات ضرورت نہیں ہے کے (1)

(ii) (b) ابن انشا (1)

(iii) (b) ریفریجریٹر (1)

(iv) (a) حق وراثت سے محروم کرنا (1)

(v) (b) جو خصوصیات ہم میں ہیں (1)

8۔ حیات اللہ انصاری کا افسانہ ''بھیک'' کا خلاصہ [**5**]

جواب: (5)

حیات اللہ انصاری نے اپنے افسانے 'بھیک' میں کیلاش اور اس کے خاندان کی پہاڑی سیاحت کی کہانی سنائی ہے۔ گرمیوں سے نجات پانے کے لئے کیلاش اپنی بہنوں کے ساتھ موتی نگر کی حسین اور دلکش وادی میں پہنچتا ہے۔ جہاں اسے ایک بارہ تیرہ برس کی مظلوم سی لڑکی رجنی ملتی ہے جسے نوکری دینے کے لئے اپنی قیام گاہ (ڈاک بنگلہ) پر بلاتا ہے مگر جب وہ اپنے پانچ بھائی بہنوں کے ساتھ وہاں پہنچتی ہے تو کیلاش گھبرا جاتا ہے کہ وہ اتنے لوگوں کو کہاں اور کیسے رکھے گا۔ اس لئے اپنی خفت کو کم کرنے کے لئے وہ رجنی کو دو روپے بطور بھیک دیتا ہے۔ رجنی اپنے بھائی بہنوں کے ساتھ مایوسی سے واپس ہوئی اور بازار پہنچ کر تھوڑی تھوڑی پوریاں خریدتی گئی اور بھوکے بچوں کے پیٹ کی آگ بجھا گئی اور یوں وہ دو روپے دیکھتے ہی دیکھتے ختم ہو گئے۔ رجنی اور اس کے بھائی بہنوں کا قافلہ پھر اسی کوٹھری میں پہنچ گیا جہاں بھوک تھی، سردی تھی، خوف تھا۔ انھیں پھر بھوک ستانے لگی اور رجنی بچوں کو اندھیرے اور ڈر کے آغوش میں چھوڑ کر پڑوسیوں کی دیا کا امتحان کرنے نکل پڑی۔

(یا)

ڈراما آزمائش سے سبق: (5)

پروفیسر محمد مجیب نے تاریخ پر مبنی کئی ڈرامے لکھے ہیں۔ 'آزمائش' بھی ان کا ایک تاریخی ڈراما ہے جو 1857 کے دل دوز واقعات پر مبنی ہے۔ اس ڈرامے کے ذریعے پروفیسر محمد مجیب نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ ہمیں وطن کی آبرو اور حفاظت کے لئے مر مٹنا چاہئے۔

9۔ درج ذیل میں سے کسی دوسوالوں کے جواب لکھئے۔ [4]

(i) عورت کا دل محبت کا سمندر رہوتا ہے۔مصنف نے یہ بات کیوں کہی ہے؟ (2)

جواب: عورت سبھی رشتہ داروں سے محبت رکھتی ہے، ماں، باپ، بہن، بھائی، خاوند، بچے سب سے وہ بہت ہی پیار کرتی ہے اور ایک دل کے ہوتے ہوئے بھی وہ سب کو اپنا دل دے دیتی ہے۔اسی لئے مصنف نے کہا ہے کہ عورت کا دل محبت کا سمندر ہوتا ہے۔

(ii) ڈراما 'آزمائش' میں سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کی مشکیں کس کر شہر سے باہر کیوں لے جانا چاہتے تھے؟ (2)

جواب: سپاہی سلمیٰ اور کشن کنور کی مشکیں کس کر شہر سے باہر اسے بہ حفاظت بخت خاں کے پاس لے جانا چاہتے تھے۔

(iii) سبق 'چوری اور اس کا کفّارہ' میں گاندھی جی کا اعتراف نامہ پڑھ کر ان کے والد پر کیا اثر ہوا؟ (2)

جواب: گاندھی جی کا اعتراف نامہ پڑھ کر ان کے والد کی آنسوؤں سے رونے لگے۔اس کے بعد کچھ سوچتے رہے پھر رقعہ پھاڑ کر پھینک دیا اور گاندھی جی کو نہ صرف معاف کر دیا بلکہ ان سے اور بھی زیادہ محبت کرنے لگے۔

(iv) ابنِ انشا نے اطلاع عام کے اشتہار میں کیا کہا ہے؟ (2)

جواب: اطلاع عام کے اشتہار میں کہا گیا ہے کہ راقم محمد دین ولد فتح دین کریانہ مرچنٹ یہ اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہے کہ اس کا فرزند رحمت اللہ نہ نافرمان ہے، نہ اوباش کی صحبت میں رہتا ہے۔لہٰذا اسے جائیداد سے عاق کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ آئندہ جو صاحب اسے کوئی ادھار وغیرہ دیں گے وہ میری ذمہ داری پر دیں گے۔

10۔ درج ذیل شعری اقتباس کو غور سے پڑھئے اور اس سے متعلق متبادل جوابات سے صحیح جواب کا انتخاب کیجئے۔ [5]

جواب: (i) (b) نظم (1)

(ii) (d) اقبال (1)

(iii) (a) کیوں دنیا میں حسن کو لازوال نہیں کیا گیا (1)

(iv) (b) دنیا کو (1)

(v) (c) رنگِ تغیر (1)

( یا )

(i) (b) غزل (1)

(ii) (d) اصغر گونڈوی (1)

(iii) (b) گلستان بن گیا (1)

(iv) (d) محبوب کا غم (1)

(v) (b) دنیا کی تکلیفیں (1)

11۔ اختر شیرانی کی نظم ''او دیس سے آنے والے بتا'' کا خلاصہ [4]

جواب: ''او دیس سے آنے والے بتا'' اختر شیرانی کی نظم ہے۔ اس نظم میں ایک غریب الوطن اپنے وطن سے آنے والے آدمی سے اپنے دیس کے حالات پوچھتا ہے کیونکہ اس کے ذہن میں مسلسل یہ خواہش رہتی ہے کہ کاش یہ بتا دے کہ اب بھی میرے دیس کا ماحول اتنا ہی خوب صورت ہے جتنا وہ چھوڑ کر آیا تھا۔ سب سے پہلے وہ دیس میں رہنے والے دوستوں کے حالات معلوم کرتا ہے اس کے بعد وطن کے باغات، موسم، شامیں، عبادت گاہیں، حسین اور معصوم چہرے کھنڈرات وغیرہ کے حالات معلوم کرتا ہے۔ اسی دوران یہ بھی سوال کرتا ہے کہ کیا اب بھی دیس کے لوگ مجھے اسی طرح یاد کرتے ہیں جس طرح میں انھیں یاد کرتا ہوں۔ شاعر کی یہی خواہش ہے کہ کاش یہ آدمی اسے ہاں میں جواب دے تا کہ وہ اپنے دیس کی یادیں ہمیشہ سینے میں سجا کر رکھے۔ کیونکہ یہی وہ ہے کہ وہ دیس سے دور رہ کر اپنی یادوں کے سہارے زندگی گزار رہا ہے۔ (4)

( یا )

فراق گورکھپوری تقدیر میں کس طرح یقین رکھتے ہیں۔ ان کی رباعی کی روشنی میں تفصیل۔ (4)

جواب: فراق گورکھپوری فرد کی نہیں بلکہ قوم کی تقدیر میں یقین رکھتے ہیں۔ وہ فرد کی تقدیر کے بدلے قوم کی تقدیر بنانے کی بات کر رہے ہیں اور قوم کی تقدیر اسی وقت بن سکتی ہے جب سب مل جل کر کوشش کریں۔

فراق گورکھپوری اپنی رباعی میں کہتے ہیں کہ زنجیر کا ایک حلقہ پوری زنجیر نہیں بن سکتا جب تک کہ

اس حلقہ کے ساتھ بہت سے حلقے نہ جوڑے جائیں۔اسی طرح صرف ایک نقطہ لگا دینے سے تصویر نہیں بن جاتی بلکہ تصویر بہت سے نقطوں سے مل کر بنتی ہے۔اسی طرح ایک شخص کی تقدیر یا اس کی ترقی کوئی معنی نہیں رکھتی بلکہ افراد کی ترقی اور ملک کی ترقی ہی حقیقی معنوں میں ترقی کہلاتی ہے اور وہی قوم کی تقدیر ہوتی ہے۔

12۔ کسی دو سوالوں کے جواب۔ [4]

جواب: (i) محروم صوفیانہ مزاج رکھتے ہیں۔ان کے کلام میں عارفانہ مضامین،انسان دوستی،مذہب و اخلاق اور ہندو مسلم اتحاد کا پیغام ملتا ہے۔انھوں نے پیغام دیا ہے کہ خدا کی عطا کردہ نعمتوں سے ہمیں فیض حاصل کرنا چاہیئے۔ (2)

(ii) شاعر کی مراد ''آزادی کی چمک'' ہے جو آزادی کے آنے کی خبر دے رہی ہے۔شاعر کہہ رہا ہے کہ اب مستقبل روشن ہے،اب آزادی ملنے والی ہے۔ (2)

(iii) شاعر خدا سے مخاطب ہے۔خدا سے کہہ رہا ہے۔ (2)

(iv) شاخوں کے حریری پردوں میں پپیہے نغموں کے خزانے کھولتے ہیں۔مزے سے وہاں گاتے ہیں۔ انھیں وہاں سے کوئی نہیں اڑاتا۔ (2)

( حصہ - ج )

13۔ کسی ایک سوال کا جواب [4]

جواب: (a) ''دوشالہ'' جیلانی بانو کا افسانہ ہے جس میں انھوں نے اماں جان کے اپنے دوشالے سے جذباتی لگاؤ کا بڑے دلچسپ انداز میں ذکر کیا ہے۔پہلے ان کے گھر بھر پر حکومت تھی بعد میں دھیرے دھیرے ان کی حکومت سمٹتی گئی اور وہ ایک کوٹھری تک محدود ہو کر رہ گئی۔اس کوٹھری میں انھوں نے دنیا جہاں کا کوڑا کباڑا جمع کر رکھا تھا جنھیں وہ پوتے پوتیوں کو بھی چھونے نہیں دیتی تھیں۔اس میں ایک پشتینی دوشالہ بھی تھا جس کی اماں جان بہت زیادہ حفاظت کرتی تھیں اور اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتی تھیں۔مگر انھیں کیا پتہ کہ جب وہ بیمار بھتیجے کو دیکھنے گئی تھیں تو ان کی بہو نے دوشالہ نکال کر اس کی جگہ ایک رضاعی رکھ دی تھی۔ان کو دکھائی تو کم دیتا تھا بس وہ اسے اپنا پشتینی دوشالہ سمجھ کر اس کی حفاظت کرتی رہیں۔ (4)

جواب: (b) اشرف صبوحی نے 'مرزا چپاتی' میں دلّی کے آخری مغل تاج دار بہادر شاہ ظفر کے بھانجے مرزا چپاتی کا خاکہ بیان کیا ہے جو اس طرح ہے: گورا رنگ، بڑی بڑی ابلتی ہوئی آنکھیں، لمبا قد شانوں پر (4)

سے ذرا جھکا ہوا، چوڑا شفاف ماتھا، تیموری داڑھی، چنگیزی ناک، اور مغلئی باڑھ تھا۔

14۔ صرف دو سوالوں کے مختصر جواب۔ [6]

جواب: (i) دادا جی کے مرنے کے بعد اسے اپنے سر پر ہاتھ نہ ہونے کا احساس تھا۔ اسی لئے اس نے بابو جی سے اپنے سر پر ہاتھ رکھنے کی درخواست کی تا کہ اسے دادی کی کمی کا احساس نہ ہو سکے۔ (3)

جواب: (ii) اشرف صبوحی نے اپنے خاکہ میں لکھنؤ کی پتنگ بازی اور وہاں کے مشہور پتنگ باز میر کنکیا جو واجد علی شاہ کے شاہی پتنگ باز تھے، ان کا حلیہ بیان کیا ہے۔ (3)

جواب: (iii) افسانہ نگار رتن سنگھ کی 'من کا طوطا'' سے مراد دل میں اٹھنے والی تمنائیں، کواہشات ہیں۔ دل میں اٹھنے والی تمنائیں انسان کو اکساتی رہتی ہیں۔ انسان اپنی خواہش کی دنیا میں ادھر ادھر بھٹکتا رہتا ہے۔ اسی کو مصنف نے ''من کا طوطا'' کہا ہے۔ (3)

جواب: (iv) اس افسانے میں کلام حیدری نے کہا کہ پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے انسان اتنا مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ بھوک مٹانے کے لئے پست سے پست کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ نہایت دیانت دار انسان بھی بھوک سے پریشان ہو کر تنگ دستی سے مجبور ہو کر بے ایمانی پر اتر جاتا ہے۔ (3)

15۔ کسی ایک سوال کا طویل جواب۔ [4]

(i) مختصر نوٹ۔

(a) غزل (4)

جواب: عام طور پر غزل سے مراد شاعری کی وہ صنف ہوتی ہے جس میں عورتوں یا محبوب سے باتیں کی جائیں گویا کہ بنیادی طور پر غزل کی شاعری عشقیہ شاعری ہے۔ آج کل غزل میں عشقیہ شاعری کے ساتھ دوسرے مضامین بھی داخل ہو گئے ہیں اور اس میں مضامین کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ عام طور پر اس میں پانچ یا سات اشعار ہوتے ہیں۔ لیکن کئی غزلوں میں اس سے زیادہ اشعار بھی ملتے ہیں۔ غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ آخری شعر مقطع کہلاتا ہے جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔ غزل کا سب سے اچھا شعر بیت الغزل یا شاہ بیت کہلاتا ہے۔
میر تقی میرؔ، غالبؔ، اقبالؔ، جوشؔ، فیضؔ وغیرہ اردو کے اہم شاعر ہیں۔

(b) خاکہ (4)

جواب: خاکہ سے مراد ایک ایسی نثری تحریر ہے جس میں کسی کی شخصیت کی منفرد اور نمایاں خصوصیات کو اس انداز سے بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی مکمل تصویر آنکھوں کے سامنے آجائے۔ خاکہ نگاری سوانح نگاری

سے مختلف ہے۔اس میں سوانح حیات کی طرح واقعات ترتیب وارنہیں لکھے جاتے اور نہ ہی تمام واقعات کا بیان ضروری ہوتا ہے، بلکہ خاکہ نگار ایسی شخصیت کا خاکہ لکھتا ہے جس سے وہ کسی نہ کسی طور پر متاثر ہوتا ہے۔اس لئے خاکہ میں شخصیت کی خوبی اور خامیوں کے بیان میں دشمنی وانا کا پہلو نہیں آنا چاہیئے بلکہ خامیوں کے بیان میں بھی اپنائیت کا احساس ہونا چاہیئے۔

(c) افسانہ (4)

جواب: افسانہ اس کہانی کو کہتے ہیں جس میں زندگی کی سچائیوں کا بیان ہوتا ہے۔افسانے کی بنیادی چیز وحدت تاثر ہے۔افسانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے کردار ہماری زندگی سے مطابقت رکھتے ہوں۔افسانہ نگار گہرے مشاہدے کا حامل اور انسانی نفسیات کا اچھا شعور رکھنے والا ہو۔افسانہ اختصار کے ساتھ زندگی کے کسی اہم گوشے کو پیش کرتا ہے۔اردو کے مشہور افسانہ نگاروں میں سعادت حسن منٹو، قرۃ العین حیدر، عصمت چغتائی، راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر، غلام عباس اور انتظار حسین کے نام آتے ہیں۔

(ii) اردو زبان سے متعلق نظریات کا تعارف (4)

جواب: اردو زبان کے آغاز سے متعلق درج ذیل معروف نظریات ہیں:

1۔ محمد حسین آزاد برج بھاشا کو اردو کی ماں قرار دیتے ہیں۔

2۔ جمیل جالبی اردو کا سلسلہ پالی سے جوڑتے ہیں۔

3۔ حافظ محمد شیرانی کا دعویٰ ہے کہ اردو کا آغاز پنجاب سے ہوتا ہے۔

4۔ سید سلیمان ندوی سندھ سے اردو کی پیدائش بتاتے ہیں۔

5۔ نصیر الدین ہاشمی دکن سے اردو کا آغاز قرار دیتے ہیں۔

6۔ مسعود حسین خاں دلی اور اس کے اطراف کو اردو کی جائے پیدائش مانتے ہیں۔

(iii) مسعود حسین خاں کا نظریہ (4)

جواب: مسعود حسین خاں کا نظریہ ہے کہ دلی اور اس کے اطراف میں اردو کا آغاز ہوتا ہے، زیادہ قابل قبول نظریہ ہے یعنی بارھویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کے فتح دہلی کے بعد کا زمانہ جب دہلی اور اس کے گردونواح میں مقامی بولیوں بالخصوص کھڑی بولی میں عربی، فارسی اور ترکی زبانوں کے الفاظ بہ کثرت داخل ہونے لگے۔

..........☆☆☆.........